# محاسبے کی فکر

مدرس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

**عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ فَاَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِہٖ [اَوْ بِزِمَامِھَا] ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ [اَوْ یَا مُحَمَّدُ] اَخْبِرْنِیْ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَا یُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَکَفَّ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ نَظَرَ فِیْ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ وُفِّقَ [اَوْ لَقَدْ ھُدِیَ] )) قَالَ: ((کَیْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: فَاَعَادَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((تَعْبُدُ اللّٰہَ لاَ تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلَاۃَ وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَۃَ))** (رواہ مسلم)☆

''حضرت ابوایوب h راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ ایک بدوی سامنے آ کھڑا ہوا اور اُس نے آپؐ کی ناقہ کی مہار پکڑ لی، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! (یا آپ کا نام لے کر کہا کہ اے محمدؐ!) مجھے وہ بات بتائیے جو مجھے جنت سے قریب اور آتش دوزخ سے دور کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رک گئے (یعنی آپؐ نے اس سوال کا جواب دینے کے لیے اپنی ناقہ کو روک لیا) پھر آپؐ نے اپنے رفقاء کی طرف دیکھا اور (اُن کو متوجہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''اس کو اچھی توفیق ملی (یا فرمایا کہ اس کو خوب ہدایت ملی)''۔ پھر آپؐ نے اس اعرابی سائل سے فرمایا کہ ''ہاں! ذرا پھر کہنا تم نے کس طرح کہا؟'' راوی کہتے ہیں کہ سائل نے اپنا وہی سوال پھر دہرایا (کہ مجھے وہ بات بتا دیں جو مجھے جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دور کر دے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عبادت اور بندگی کرتے رہو صرف اللہ کی اور کسی چیز کو اُس کے ساتھ کسی طرح بھی شریک نہ کرو، اور نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، اور صلہ رحمی کرو (یعنی اپنے اہل قرابت کے ساتھ حسبِ مراتب اچھا سلوک رکھو، اور ان کے حقوق ادا کرو۔) پھر آپؐ نے اُس بدوی سے فرمایا کہ ''اب ہماری ناقہ کی مہار چھوڑ دو۔''

جس شخص کا آخرت پر ایمان ہے اُسے ہر وقت محاسبے کی فکر رہتی ہے، لہٰذا وہ حساب کے دن کامیابی کا متمنی ہوتا ہے۔ اسی جذبے کے تحت ایک سیدھے سادے دیہاتی مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور پوچھنے لگا کہ مجھے وہ عمل بتائیے جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم کی آگ سے دور

---

☆ کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ وان من تمسک بما امر بہ دخل الجنۃ۔

کردے۔ رسول اللہ ﷺ اُس بدوی کی خاطر رک گئے۔ بدوی کے سوال پر آپؐ نے صحابہ کرام j کی طرف نظر کی اور بدوی کو فرمایا کہ اپنا سوال دہرائیے۔ غرض یہ تھی کہ آپؐ کے ساتھی متوجہ ہو کر پہلے سوال سنیں اور پھر اس کا جواب بھی سن لیں۔ کیونکہ جنت میں داخلہ اور دوزخ سے بچاؤ ہر ایک کی تمنا ہے۔ جب بدوی نے سوال دہرایا تو آپؐ نے جواب میں فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور نماز کی پابندی کرو' زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور صلہ رحمی کرو۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: ''اب ہماری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو!''

اس حدیث میں ہمیں کئی طرح کی تعلیم ملتی ہے۔ اوّل یہ کہ راوی کو تین جگہ پر تین الفاظ کے متعلق شک ہوا تو اُس نے تینوں جگہ اس کا اظہار کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ راویانِ حدیث نے حدیث بیان کرنے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق کس درجہ بلند تھا کہ ایک بدوی نے دورانِ سفر آپؐ کی ناقہ کی مہار پکڑ کر آپؐ کو روک لیا مگر آپؐ نے اُس کے اس رویے کا برا نہیں منایا' بلکہ اس کے سوال کا جواب دے کر اسے مطمئن کیا اور پیار سے فرمایا کہ اب ہماری ناقہ کی مہار چھوڑ دو۔ حسن اخلاق کے اس طرح کے نمونے آپؐ کی سیرت کا حصہ اور اُمت کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والے اعمال کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حالات کے مطابق مختصر جواب دیا مگر وہ جواب جوامع الکلم کی مثال ہے۔ آپؐ نے توحید پر قائم رہنے کے لیے شرک سے مکمل طور پر اجتناب کی تلقین کی۔ اس لیے کہ شرک سے اجتناب کے بغیر توحید پر ایمان ممکن نہیں۔ توحید پر ایسا ایمان جس میں شرکیہ اعمال شامل ہوں' صرف زبان کا ایمان ہے' جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ دیگر گناہوں کے برعکس شرک اللہ کے ہاں ناقابل معافی جرم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾(النساء:۴۸ و ۱۱۶)

''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا' اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ﴾(المائدۃ:۷۲)

''بے شک جس نے شرک کیا اللہ کے ساتھ تو اللہ نے اس پر جنت میں داخلہ حرام قرار دے دیا ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔''

پس جنت سے قریب اور دوزخ سے دور رکھنے والے اعمال میں سرفہرست شرک سے بچنا ہے' جس کی رسول اللہ ﷺ نے بدوی کو تلقین کی۔ پھر آپؐ نے نماز کی پابندی کی ہدایت کی کہ نماز شعائر اسلام میں سے

ہے۔ یہ اسلام کا رکن رکین اور مسلمان کی شناختی علامت ہے۔ قیامت کے روز اوّلاً نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نماز انسان کے کردار میں پختگی پیدا کر کے اسے نیکی کی طرف راغب کرتی اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ﴾ (العنکبوت:٤٥)

''بے شک نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔''

پھر نبی اکرمﷺ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی تلقین کی' کیونکہ زکوٰۃ انسان کو مال کی محبت میں گرفتار نہیں ہونے دیتی اور انفاق فی سبیل اللہ کے بریک کو توڑتی ہے۔ مال کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ دولت بہت سے گناہوں کا باعث ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شقاوتِ قلبی کا شکار ہو جاتا ہے' کیونکہ اسے معاشرے کے گرے پڑے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی۔ بالآخر مال کی محبت انسان کو برے انجام تک پہنچا دیتی ہے۔ آخری بات جو آپﷺ نے فرمائی' وہ صلہ رحمی ہے۔ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم قرآن میں اِن الفاظ میں دیا گیا ہے:

﴿وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰی......﴾(البقرۃ:٨٣)

''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ......''

ایک موقع پر رسول اللہﷺ نے صحابہ کرام j کو صلہ رحمی کی اہمیت بتائی تو آپﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر رشتہ دار اچھا سلوک نہ کریں تو ہم کیا کریں؟ آپﷺ نے فرمایا کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس کے ساتھ جڑو۔ اس لیے کہ جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا تو کوئی بڑی بات نہیں' البتہ جو رشتہ دار اچھا سلوک نہ کرے اُس کے ساتھ بھلائی کرنا ہی اصل نیکی ہے۔ رشتہ دار اچھے ہوں یا برے سب ہی صلہ رحمی کے مستحق ہیں۔ جب معاشرے میں صلہ رحمی عام ہو گی تو سب کی زندگی میں سکون و اطمینان ہو گا۔ صلہ رحمی دراصل اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے' کیونکہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا بھائی بنایا ہے ہمیں اسے اپنا بھائی سمجھنا چاہیے' اس کے ساتھ تعلقات بگاڑنے نہیں چاہئیں۔ صلہ رحمی کی اتنی اہمیت ہے کہ اگر ماں' باپ' بہن بھائی کافر ہوں تو بھی اُن کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَاِنۡ جَاھَدٰکَ عَلٰٓی اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡھُمَا وَصَاحِبۡھُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا ۫﴾ (لقمٰن:١٥)

''اور اگر وہ (تمہارے والدین) تم پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا (کیونکہ شرک کی کوئی بھی دلیل موجود نہیں ہے) تو اُن کی بات ہرگز نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ!''

صلہ رحمی نہ کرنا دوزخ میں جانے کا باعث بن سکتا ہے۔ رسول اللہﷺ کا فرمان ہے:

© rasailojaraid.com

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) (۱)

"تعلق قطع کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا"۔

ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں روزے اور حج کا ذکر نہیں' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ دین کی تفصیلات نہیں بتا رہے' بلکہ اس شخص کے حسب حال اس کے سوال کا مختصر جواب دے رہے ہیں۔ مگر یہاں بھی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ وہ یہ کہ جو شخص نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ بھی دیتا ہے' وہ روزے ضرور رکھے گا اور استطاعت ہو گی تو حج بھی ضرور کرے گا۔ روزہ تو ایسی دلچسپ عبادت ہے کہ بچے بھی ضد کر کے روزہ رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو نماز کی پابندی نہیں کرتے' روزہ وہ بھی رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح صاحب مال لوگ کئی کئی حج کر لیتے ہیں' مگر بہت سے حاجی ایسے ہیں جو حج تو کر لیتے ہیں لیکن نماز قائم نہیں کرتے۔ گویا روزہ اور حج نماز کی پابندی کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے افراد کے لیے آسان ہے' البتہ روزے رکھنے اور حج کرنے والوں کے لیے نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی سہل نہیں۔ بس آپ ؐ نے مختصر مگر حکمت بھرے الفاظ میں سائل کو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور رکھنے والے اعمال بتا دیے۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کی دوسری روایت کے آخر میں ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ جب وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنْ تَمَسَّکَ بِمَا اُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) "اگر یہ مضبوطی سے ان احکام پر عمل کرتا رہا جن کا اسے حکم دیا گیا ہے تو یقیناً جنت میں جائے گا"۔ اس طرح نہ صرف سائل نے آپ ؐ سے اپنے سوال کا جواب پا لیا بلکہ حاضرین نے بھی آپ ؐ کی گفتگو سے راہنمائی پائی۔ oo

(۱) صحیح البخاری' کتاب الادب' باب اثم القاطع۔ وصحیح مسلم' کتاب البر والصلة والآداب' باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها۔


**جرائد 2007ء CD**

ماہنامہ **میثاق**' ماہنامہ **حکمت قرآن** اور ہفت روزہ **ندائے خلافت**

کے سال 2007ء کے تمام شمارے ایک "سی ڈی" میں دستیاب ہیں

قیمت: 30 روپے (علاوہ ڈاک خرچ ☆)

تنظیم اسلامی کے حلقہ جات' مقامی دفاتر اور انجمن ہائے خدام القرآن اپنے آرڈر سے مطلع فرمائیں۔

☆ (i) بذریعہ وی پی / منی آرڈر منگوانے والے اصحاب کو یہ سی ڈی -/110 روپے میں ملے گی۔ منی آرڈر / وی پی فیس -/50 روپے + ڈاک خرچ -/30 روپے + سی ڈی کی قیمت -/30 روپے ٹوٹل -/110 روپے۔ (ii) اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ -/60 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یہ سی ڈی طلب فرمائیں یا پھر اپنے قریبی تنظیمی سیل آفس سے حاصل کریں۔

**مکتبہ خدام القرآن لاہور** 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون: 3-5869501

email:maktaba@tanzeem.org